قرآن کی روشنی میں تقابل ادیان اور دستور حیات (تحقیقی جائزہ)

A Comparative Study of Religions and the Constitution of Life in the Light of the Quran (An Analytical Review)

Aainy Syed
M Phil Research Scholar Institute of Islamic Studies, My University, Islamabad
Email: aainysyed9020@gmail.com
Dr Bushra Furqan
Assistant Professor Institute of Islamic Studies,
MY University, Islamabad
Email: bushra.furqan@myu.edu.pk

Abstract

The Qur'an is the final and perfect guidance from Allah for humanity, addressing all aspects of life through examples suited to human understanding. It invites mankind to compare Islam with ancestral religions by recounting the stories of prophets and past nations, making it the first book on comparative religions. While all religions are based on ideologies rooted in human thought, Islam is founded on divine belief. Despite differences, religions share common moral principles like honesty and integrity essential for a civilized society. However, Islam stands apart as a comprehensive way of life, offering divine laws addressing the needs of all beings. History attests that implementing these laws resulted in an exemplary society.

Today, discussions on inter-religious unity often promote sidelining religion for universal human values, equating service to humanity with ultimate worship. This stems from ignorance and detachment from religion. Such views fail to distinguish religion's personal rituals from Islam's holistic system that governs all aspects of life, ensuring individual and societal well-being. Islam remains the only complete religion, a point this article seeks to elucidate clearly and concisely.

Keywords: Quranic Guidance, Comparative Religion, Belief and Ideology, Islam as a Way of Life, Moral Principles in Religions, Divine Constitution, Interfaith Unity, Service to Humanity, Religion vs. Belief System, Islam: A Complete Religion

موضوع کا تعارف

قرآن اللہ کی طرف سے انسانیت کے لیے آخری اور کامل ہدایت ور ہنمائی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں انسان کی ذہنی صلاحیت کے مطابق مثالوں کے ذریعے ہر بات سمجھائی ہے۔قرآن میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے قصص اور

گزری ہوئی قوموں کے انجام کا ذکر کر کے انسان کو دین اسلام اور اپنے آباواجداد کے مذاہب کا تقابل کرنے کی دعوت دی ہے۔اس لحاظ سے تقابل ادیان پر پہلی کتاب قرآن مجید ہے۔دنیا میں مروجہ تمام مذاہب کی بنیاد کسی نہ کسی نظریہ پر ہے اور وہ نظریہ لوگوں کی افکار کا نتیجہ ہوتا ہے۔جب کہ اسلام کی بنیاد اعتقاد پر ہے۔پھر بھی اسلام سمیت تمام مذاہب میں ایک پہلو مشترک ہے اور وہ ہے اخلاقی اصول جیسے جھوٹ سے نفرت، چوری اور بد عہدی سے بچنا، وغیرہ جو کہ ایک مہذب معاشرے کی تشکیل کے لیے ضروری ہے۔لیکن اسلام صرف مذہب نہیں ہے بلکہ دین یعنی ایک مکمل دستور حیات ہے۔وہ دستور جو انسانوں کا بنایا ہوا نہیں بلکہ خالق کا بھیجا ہوا ہے۔جس میں زمین پر بسنے والی تمام مخلوق کی ضروریات کے پیش نظر منصفانہ قوانین دیے ہیں۔تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب ان قوانین کا عملی اطلاق ہوا مسلم معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن گیا۔

موضوع کی ضرورت واہمیت

آج کل ہر طرف اتحاد بین المذاہب کا موضوع زیر بحث ہے اور کچھ روشن خیال اور مذہب سے بیزار افراد اس کوشش میں ہیں کہ انسانوں کی اجتماعی زندگی سے مذہب کو نکال کر سب کو انسانیت کی بنیاد پر ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جاسکتا ہے۔کیونکہ ان کے نزدیک انسانیت کی خدمت ہی سب سے بڑی عبادت ہے۔لہٰذا ان کے گمان میں مذہب کو ایک طرف رکھ کر صرف انسانیت کی خدمت ہی ان کی نجات اخروی کے لیے کافی ہے۔ان کی اس سوچ کی وجہ دین سے دوری، کم علمی اور دنیا پرستی ہے۔یہ لوگ دین اور مذہب کے درمیان فرق کو یا تو سمجھے ہی نہیں یا پھر جان بوجھ کے نظر انداز کرنا چاہتے ہیں۔کیونکہ مذہب مخصوص عقائد، شعائر وعلامات اور رسومات کا مجموعہ ہے جن کو صرف افراد کی انفرادی زندگی تک ہی محدود رکھا جاسکتا ہے۔جبکہ دین کو ماننے اور اپنانے سے انسان کی پوری زندگی ایک نظام کے ماتحت ہو جاتی ہے جس میں افراد ان خواہشات سے باز رہنے کے پابند قرار دیے جاتے ہیں جو اس کی ذات یا معاشرے کے لیے نقصان اور فساد کا باعث بنے۔دنیا میں صرف اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو ایک مکمل دین ہے جس میں نہ صرف انسانوں بلکہ جانورں تک کے حقوق وضع کیے گے ہیں، اسی نقطہ کی تائید میں اس موضوع کو آسان فہم انداز میں بیان کرنا مقصود ہے۔

موضوع پر سابقہ تحقیقی کام

- تقابل ادیان میں عمومی طور پر مذاہب کا تقابلی تجزیہ کیا گیا ہے، لیکن قرآن کو بطور اولین کتابِ تقابل ادیان پیش نہیں کیا گیا۔
- دیگر مذاہب کے نظریات اور اسلام کے عقائد کا فرق عموماً فلسفیانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

- تقابل ادیان پر اکثر تحقیقی کام اسلام کو ایک مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اس کے اخلاقی اصولوں کو دوسرے مذاہب کے ساتھ تقابل میں بیان کرتے ہیں۔
- اکثر تحقیقی کام عملی اطلاق کے حوالے سے عمومی اور نظریاتی بات کرتے ہیں۔
- زیادہ تر تحقیقی کام عمومی مباحث پر مرکوز ہیں، جبکہ معاصر مسائل جیسے بین المذاہب اتحاد یا مذہب سے دوری پر کم توجہ دی گئی ہے۔
- زبان اور اسلوب زیادہ تر علمی اور فلسفیانہ ہوتا ہے، جو عام قارئین کے لیے مشکل ہو سکتا ہے

سابقہ تحقیقی کام کا تجزیہ

اس تحقیق کا مقصد تقابل ادیان کے موضوع کو بنیادی اور سب سے مستند ماخذ قرآن مجید کے ذریعے بیان کرنا ہے، کیونکہ اس میں انبیاء کے قصص اور قوموں کے انجام کے ذریعے حق و باطل کو واضح کیا گیا ہے۔ اس تحقیق میں بتایا جائے گا کہ :

- اسلام کی بنیاد کو "اعتقاد" اور دیگر مذاہب "افکارِ انسانی" کا نتیجہ ہے.
- اسلام کو محض ایک مذہب نہیں بلکہ ایک مکمل دین اور دستور حیات کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔
- اس تحقیق میں تاریخ میں اسلام کے قوانین کے عملی اطلاق اور ایک مثالی معاشرے کی تشکیل کی مثال کو نمایاں کیا جائے گا
- اس تحقیق معاصر چیلنجز، جیسے "مذہب کو اجتماعی زندگی سے نکالنے کی کوشش" اور "انسانیت پرستی" کے تصورات پر تنقید کرتے ہوئے دین اور مذہب کے فرق کو واضح کیا جائے گا۔
- آسان فہم اور دعوتی انداز میں موضوع کو پیش کیا جائے گا، تاکہ قارئین اسلام کی جامعیت کو بہتر سمجھ سکیں۔

مذاہب کی تعریف، ارتقاء اور تقسیم

مذاہب مذہب کی جمع ہے جس کے لغوی معنی "راستہ" ہے۔ لفظ مذہب عام طور پر دین کے مترادف کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ائمہ اسلام کی اصطلاح میں فقہی مسالک کے لیے بھی لفظ مذہب استعمال ہوتا ہے۔ اصطلاحی طور پر مذہب مخصوص عقائد، شعائر و علامات اور رسومات کا مجموعہ ہے۔ اس کے مقابلے میں دین کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ دین کے لغوی معنی ''راستہ''، ''عقیدہ و عمل کا منہج''، ''نظام زندگی''، ''اطاعت'' اور ''جزا'' ہے۔ شریعت کو اس لیے دین کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں اطاعت کے اصول پر ظاہری نفع و نقصان کی پرواکیے بغیر خود کو مکمل طور پر ایک

نظام زندگی کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ دین اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء ہوا ایک طریقہ زندگی ہے۔ جس میں حاکمیت اور اقتدار اعلیٰ صرف اللہ کی ذات کی ہے جس کی فرمانبرداری کا بدلہ جزاء ہے اور نافرمانی کا بدلہ سزا ہے۔ اسلام کے لیے دین کا لفظ قرآن وسنت میں استعمال ہوا ہے، جیسے:

"اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔" [1] بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

انگریزی زبان میں مذہب کے لیے Religion کا لفظ ہے جو لاطینی زبان سے ماخوذ ہے جس کا مفہوم عقیدے اور پوجا پاٹ کا ایک نظام ہے۔[2]

مغربی مفکرین کی نظر میں مذہب کی تعریف:

"The belief in spiritual beings." [3]

مذہب روحانی مخلوقات پر ایمان لانے کا نام ہے۔

"The feelings, acts, and experiences of individual men in their solitude, so far as they apprehend themselves to stand in relation to whatever they may consider the divine" [4]

انفرادی مردوں کے ان کی تنہائی میں احساسات، اعمال اور تجربات، جہاں تک وہ اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی بھی چیز کے ساتھ تعلق میں کھڑے ہیں جس کو وہ الٰہ سمجھتے ہیں"۔

"Unified system of beliefs and practices relative to sacred things"[5]

"مقدس چیزوں سے متعلق عقائد اور طریقوں کا متحد نظام"

مذہب کی مذکورہ تعریفات کا جائزہ لیا جائے تو ان میں سے کوئی بھی تعریف نظام زندگی کا جامع تصور نہیں دیتی۔ کیونکہ دین اسلام کے سواء تقریباً تمام مذاہب انسانی زندگی کا ایک حصہ ہے جو ان کے باقی معاملات کو متاثر نہیں کرتا اسلیئے وہ لوگ کسی بھی سماجی نظام کو آسانی سے قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان کی زندگی اس کے معاملات اور معمولات ہر چیز اسلام کے زیر اثر ہے۔ دوسرا دین اسلام خود میں کامل اور مکمل نظام ہے جس میں کسی دوسرے نظام کے مدغم ہونے کی نہ کوئی صورت ہے نہ ہی ضرورت۔

مذہب کی قرآنی تعریف:

مذہب ان ہدایات اور احکامات کا نام ہے جو وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے اپنے بندوں کے لیے بھیجے۔ جن پر گامزن ہو کر انسان اس دنیا اور آخرت کی زندگی کے گیسو سنوار سکتا ہے۔"[6]

مذہب کا ارتقاء:

مذہب کے آغاز کے بارے میں دو نظریے پائے جاتے ہیں جو کہ درجہ ذیل ہیں:

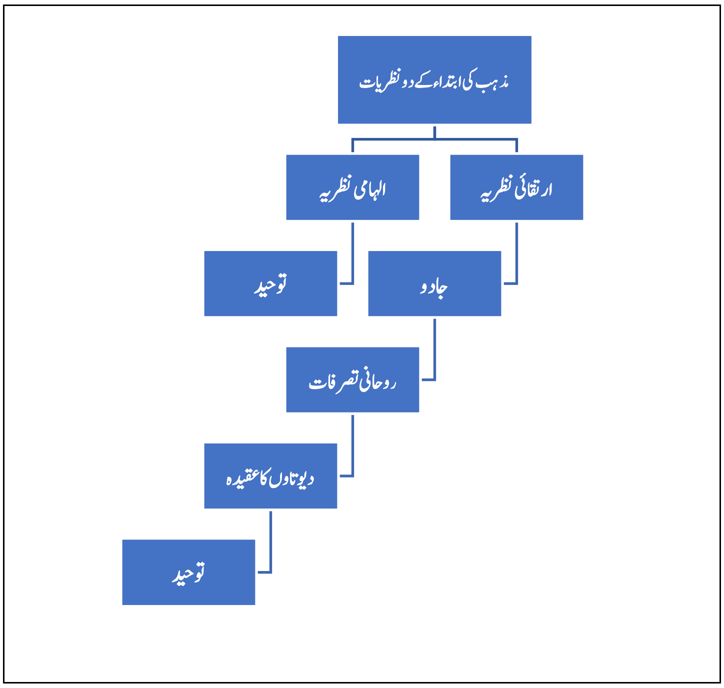

1-ارتقائی نظریہ

اس نظریہ کے تحت جب انسان پیدا ہوا تو وہ مذہب کے تصور سے ناواقف تھا،اس نے جادو اور پھر روحانی تصرفات کا گر سیکھ لیا۔اسے جس چیز سے نفع حاصل ہوتا اسے ہی اپنا محسن اور پالن ہار مان کر اس کی تعظیم و تکریم کرتا تھا، یا پھر کسی چیز سے جان کا خوف محسوس کیا تو اس کے آگے خود کو جھکا دیا، پھر ڈر اور تعظیم کی بجا آوری میں اس حد تک بڑھ گئے کہ ان مظاہر کی پرستش میں لگ گئے۔ان مظاہر میں: زمین، سورج، چاند، آگ، پہاڑ، درخت، جانور پرستی، اکابر پرستی، اور انسانی اعضاء وغیرہ شامل تھے۔اور پھر آخر میں اس نے توحید تک رسائی حاصل کی۔

2-الہامی نظریہ

یہ نظریہ ارتقائی نظریہ کے بلکل برعکس ہے۔قرآن اور تورات کے نظریہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کی جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے زمین کو نعمتوں سے بھر دیا اور اس کی روح کی پرورش کے لیے توحید اور عبادت کی نعمتیں عطاء کر کے ان کا طریقہ سکھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں نبی بھیجا۔اور یوں انسان کو سب سے پہلے توحید کی معرفت ملی۔اس کے بعد انسان جوں جوں نفس پرستی میں پڑتا گیا توحید سے دور ہوا اور شرک، بت پرستی میں مبتلا ہوتا چلا گیا اور یوں کئی مذاہب نے جنم لیا۔

مذہب کی تقسیم:

ماہرین مذاہب عالم کی دو اعتبارات سے تقسم کرتے ہیں:

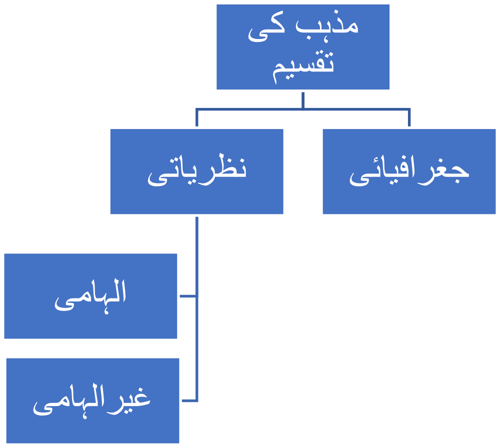

1- نظریاتی لحاظ سے تقسیم

اس کی دو اقسام ہیں:

- **الہامی**: انہیں سامی مذاہب بھی کہتے ہیں، ان میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام شامل ہیں۔
- **غیر الہامی**: ان میں الہامی مذاہب کے علاوہ باقی تمام مذاہب شامل ہیں۔

2- جغرافیائی لحاظ سے تقسیم

اس کی چار اقسام ہیں:

- **بنیادی مذاہب**: اس میں امریکی انڈین اور افریقی مذاہب شامل ہیں۔
- **مشرق وسطیٰ کے مذاہب**: اس میں زرتشت، یہودیت، عیسایئت اور اسلام شامل ہیں۔
- **ہندوستانی مذاہب**: اس میں ہندوازم، جین ازم، بدھ ازم اور سکھ ازم شامل ہیں۔
- **چینی اور جاپانی مذاہب**: اس میں تاؤمت، کنفیوشس اور شنٹوازم شامل ہیں۔

2- مذہب کی ضرورت:

انسانی زندگی میں مذہب کی ضرورت کیوں ہے؟ اس کے جواب میں دو قسم کے نظریات پیش کیے گئے:

1- مغربی نظریہ: اس نظریہ کے حق میں تین آرا پیش کی گئیں:

- محقق جیونس کے مطابق اس کی وجہ انسان کے اندر مظاہر قدرت اور وحشی جانوروں سے پایا جانے والا خوف ہے۔[(7)]
- پروفیسر میکس ملر نے مذہب کو ایک عقلی ضرورت قرار دیا ہے۔[(8)]
- فرانسیسی محقق دورکائم کے نزدیک مذہب ایک اجتماعی ضرورت ہے۔[(9)]

2-اسلامی نظریہ

اسلام میں مذہب کی ضرورت کو مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے:

1-مذہب فطری ضرورت:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی عبادت اور اطاعت کے لیے پیدا کیا ہے، اور اُن کی فطرت میں یہ خواہش رکھی ہے کہ وہ کسی اعلیٰ اور مستحق حاکم کی رہنمائی میں زندگی گزاریں۔ انسان کی فطرت میں حکمرانی اور سرپرستی کی ایک ضرورت موجود ہے، جو اُس کی روحانی و اخلاقی ضرورت سے جڑی ہوتی ہے۔ جب انسان اس فطری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اللہ کی حاکمیت سے دور ہو جاتا ہے، تو وہ اپنی زندگی میں کسی دوسرے انسان یا مخلوق کو اپنا حاکم مان کر اُس کی پیروی شروع کر دیتا ہے۔ یہ اس بات کا مظہر ہے کہ انسان اپنے اندر کی کمی کو پورا کرنے کے لیے کسی اور مخلوق کی محکومی اختیار کر لیتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اُس نے انسانوں کو پیدا کیا۔"[(10)]

"اور میں نے جنات اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"[(11)]

"اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کرنا انسان کی فطرت کے خلاف ہے۔"[(12)] (صحیح مسلم)

2-مذہب روحانی ضرورت:

روحانی ضروریات وہ داخلی حاجات اور خواہشات ہیں جو انسان کی روحانی سکون، اطمینان اور بلند اخلاقی معیار کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ یہ ضروریات انسان کی فطرت کا حصہ ہیں اور ان کا تعلق انسان کے اندرونی احساسات، زندگی کے مقصد سے، اور اس کا اس کے خالق سے گہرے تعلق کا احساس ہے۔ جیسے قرآن میں فرمایا گیا:

"سن لو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔"[(13)]

"اور میں اس سے محبت کرتا ہوں جو توبہ کرے، ایمان لائے اور اچھے اعمال کرے۔"[(14)]

3-مذہب اخلاقی ضرورت:

اخلاقی تعلیم انسان کو اپنی خواہشات پر قابو پانے، دوسروں کے حقوق کا احترام کرنے، سچ بولنے، انصاف کرنے اور ہر حال میں اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی گزارنے کی تربیت دیتی ہے۔ مذہب انسان کو خود غرضی، جھوٹ، ظلم، بدعنوانی، لالچ اور ہر قسم کی برائی سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے۔اس کے ذریعے انسان اپنی ذاتی زندگی میں توازن، سکون اور انصاف پیدا کرتا ہے، جس سے فرد کی اجتماعی زندگی بھی بہتر ہوتی ہے۔اسلام میں اخلاقی تعلیمات بہت اہمیت رکھتی ہیں اور قرآن اور حدیث میں متعدد آیات اور اقوال ہیں جو اخلاقی اقدار کو اپنانے کی ترغیب دیتی ہیں۔ مثلاً قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"بیشک تمہاری زندگی کے لیے رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے"[15]

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو"[16]

"اے ایمان والو! انصاف کے قیام میں کھڑے ہو جاؤ، اللہ کی رضا کے لیے گواہ بنو، اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے"[17]

"اور جو شخص اللہ کی رضا کے لیے درگزر کرے اور صبر کرے، تو اللہ اچھا کام کرنے والوں کے ساتھ ہے"[18]

"بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکوں تک پہنچاؤ"[19](النساء:58)

"اور تم میں سے کچھ لوگ ایک دوسرے کی مدد کریں اور اس پر تعاون کریں، لیکن گناہ اور ظلم پر تعاون نہ کرو"[20]

4- مذاہب عالم کا اسلام کے ساتھ تقابل:

اس مضمون میں دنیا کے مختلف مشہور مذاہب و ادیان میں سے صرف تین: ہندومت، عیسائیت، اور یہودیت کا مختصر تعارف اور ان کا اسلام کے ساتھ تقابل پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کا مقصد قیام امن اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے دین اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان مشترکہ نقات تک پہنچنا ہے۔

1-ہندومت

ہندو مذہب دنیا کے قدیم مذاہب میں سے ہے۔ لیکن اس کی کوئی تاریخ نہیں ملتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندومت دوسرے مذاہب و ادیان کی طرح کسی ایک رہنما، نبی و رسول، کتاب یا پھر متعین عقائد و اعمال کے ساتھ منسوب نہیں بلکہ یہ کئی متضاد رسوم، کتابوں، عقائد و اعمال کا مرکب ہے۔ ہندومت کے آغاز و ارتقاء کے بارے میں عام خیال ہے کہ وسطی ایشیا سے ہندوستان پر حملہ آور ہونے والی آریا قوم جو وہمی رسوم اور فرضی دیوی اور دیوتاؤں کے پجاری تھے، جب ان کا ملاپ مقامی لوگوں سے ہوا جو بت پرست تھے تو اس سے ایک تیسرا مذہب وجود میں آیا

جس میں آگے چل کر وقت کے ساتھ ساتھ اس میں سماجی و معاشرتی رسوم، فلسفیانہ خیالات اور فرضی قصے کہانیاں شامل ہوئی تو ان سب کے مجموعہ کا نام ہندو مذہب پڑ گیا۔ ہندو مذہب کے اس ارتقائی سفر کا پتہ ان کی کتابوں کے مطالعہ سے ملتا ہے۔ ہندو مذہب کے پیروکاروں کی اکثریت ہندوستان میں آباد ہے جبکہ کچھ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی ہیں۔

- **ہندو تثلیث:** جدید ہندو مذہب میں تین خداؤں کا تصور ہے جو کہ پہلے ہندوؤں میں نہیں تھا:

1-برہما: ہندو عقیدے کے مطابق یہ خالق کائنات ہیں، لیکن تخلق کے بعد کائنات کے نظام انتظام سے کوئی تعلق نہیں۔

2-وشنو: اسے رحم و مسرت اور خوشحالی کا دیوتا مانا جاتا ہے، جو انسانوں، جانوروں اور دوسری چیزوں میں ظہور پذیر ہوتا ہے یہاں تک کہ مہاتما بدھ کی صورت میں بھی ظاہر ہونا بتایا جاتا ہے جس کی وجہ سے مہاتما بدھ کو ہندو مذہب میں شامل کر کے بدھوں کا ساتھ حاصل کیا۔

3-شیوا: یہ تباہی بربادی، جنگ اور طوفان کا دیوتا ہے۔ اس سے طاقت حاصل کرنے کے لیے اس کی پوجا کی جاتی ہے۔ جدید ہندو مذہب میں اس تثلیث کے علاوہ بھی دوسرے دیوتاؤں، جانوروں اور بے شمار دوسری چیزوں کی بھی پوجا کی جاتی ہے۔

مشہور کتابیں: ہندو مذہب کی مشہور کتابوں میں: وید، اپنشد، مہابھارت اور رمائن شامل ہیں۔ ان کتابوں کے مصنفین اور تاریخ تصنیف کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ملتی۔ ان کے علاوہ ان کی دو کتابیں دھرم ستر ااور دھرم شاستر جو کہ قانون کی کتابیں ہیں۔

سماجی طبقات: ہندو سماج میں وقت کے ساتھ ساتھ ذات پات کا نظام وجود میں آیا جس کے تحت پوری ہندو سماج چار بڑے گروہوں میں تقسم کی گئی:

1- **برہمن:** ہندؤں کا ماننا ہے کہ یہ برہما کے منہ سے پیدا ہوئے ہیں لہٰذا یہ طبقہ مقدس اور قابل احترام ہے۔ اکثر و بیشتر قانونی گرفت سے بالا تر ہے خاص طور سے جب مد مقابل اچھوت ذات ہو۔

2- **کشتری:** یہ برہما کے بازوں سے پیدا ہوا، طبقاتی لحاظ سے برہمن سے کم تر ہے، اس کا فرض ہے کہ برہمن کے مشورے سے حکومتی معاملات کو کنٹرول کرے، جنگ اور معرکوں کے معاملات، نظم و ضبط کے قیام اور برہمن کی تقدیس واحترام کا تحفظ کرے۔

3-ویش: یہ برہما کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے لہذا معاشی سرگرمیاں جیسے: تجارت، صنعت و حرفت اور زراعت کا نظام ان کے سپرد ہے۔

4- **شودر:** کہا جاتا ہے کہ یہ برہما کے پاؤں کے نیچھے سے پیدا ہوئے ہیں، لہٰذا ان کا کام غلامی اور خدمت کرنا ہے۔ اس طبقے کو کوئی انسانی حقوق حاصل نہیں، ان برہمن کی ملکیت سمجھی جاتی ہے۔

ہندو ویدوں کے مطالعہ سے اس سماج میں ایک طبقہ اور ملتا ہے اور وہ ہے عورت ذات جو وید کی تعلیمات کے مطابق ثانوی درجہ کی انسانی مخلوق ہے جو بے وفا، احمق اور منافق ہے۔

اسی طرح عورت کو نکاح ثانی اور وراثت کا کوئی حق نہیں۔

اصلاحی تحریکیں:

مذکورہ طبقاتی تقسیم میں اچھوت کو حیوانی سطح سے بھی کم تر سمجھ کر ان پر ہونے والے مظالم اور معاشرتی عدم مساوات کے رد عمل میں کچھ تحریکیں اٹھیں، جن میں جین مت اور بدھ مت قابل ذکر ہے، مگر برہمن نے اپنی ذہانت سے نہ صرف ان تحریکوں کا رخ پھیرا بلکہ ان کو ہندو مت کا حصہ بنالیا۔ اور آج ہندوستان کا ہر غیر مسلم سوائے عیسائیوں کے ہندو ہی کہلاتا ہے۔ لیکن کچھ تحریکیں اسلام کے ہندو معاشرے میں داخل ہونے کے بعد اسلامی نظام مساوات سے متاثر ہو کر چلی، اسلام کی عام فہم اور سادہ تعلیمات اور توحید اور مساوات کے نظام کا ہندوستان کے لوگوں خاص طور پر اچھوت پر بہت اثر ہوا۔ اسلامی نظام کی مقبولیت نے برہمن اور کشتری کو نسلی تعصب اور ذات پات کے امتیاز کو مٹانے یا ہلکا کرنے پر مجبور کر دیا۔

ہندو مذہب اور اسلام کا تقابلی جائزہ:

ہندو مذہب	اسلام
غیر الہامی	الہامی
تثلیث کا تصور	توحید کا عقیدہ
طبقاتی برتری	مساوات
نسلی تعصب	رنگ، نسل، قومیت کی کوئی قید نہیں
مخلوق پرستی	انسانی شرف اور احترام کے خلاف ہے
عورت کا استحصال	عورت کو احترام اور حقوق حاصل ہیں
مفاد پرستی	مقصود صرف اللہ کی رضا
انسانی نظریاتی نظام کی جکڑ	صرف اللہ کی اطاعت ہر قید سے آزادی

ہندو مذہب اور اسلام کے تقابلی جائزے کے حوالے سے قرآن سے کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یہ کتاب (قرآن) ایسی ہے جسے ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالو" (21)

"اے لوگو! تمہارے لیے ایک مثال بیان کی جا رہی ہے، اسے سنو! وہ معبود جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے، بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔"(22)

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔"(23)

"اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔"(24)

"بے شک وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری ہی طرح بندے ہیں، سو انہیں پکارو، پھر وہ تمہیں جواب دیں اگر تم سچے ہو۔"(25)

"اور وہ لوگ جنہیں یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ وہ بے جان ہیں، زندہ نہیں، اور انہیں یہ بھی شعور نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔"(26)

"کہہ دو کہ انہیں پکارو جنہیں تم اللہ کے سوا [مدد کے لیے] سمجھتے ہو، وہ تم سے نہ تکلیف دور کر سکتے ہیں اور نہ اسے بدل سکتے ہیں۔"(27) "اور عورتوں کے لیے بھی معروف طریقے سے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں، البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے۔"(28)

"کہو! بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔"(29) "اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو، ورنہ تم مذمت کیے گئے اور بے یار و مددگار ہو کر رہ جاؤ گے۔"(30)

2-عیسائیت

لغوی تعریف:

عیسائیت، لفظ "عیسائی" سے ماخوذ ہے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام (یسوع مسیح) سے منسوب ہے(31)۔ عربی میں "مسیحیت" بھی کہا جاتا ہے، جس کی بنیاد لفظ "مسیح" پر ہے، جس کا مطلب ہے "چُنا ہوا" یا "نجات دہندہ"(32)۔ لفظ "عیسائی" عربی میں "نصرانی" کا مترادف ہے، جو قرآن پاک میں بھی آیا ہے:

"وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ" (33)

یہاں "نصاریٰ" کا ذکر عیسائیوں کے لیے استعمال ہوا ہے، جو حضرت عیسیٰ کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔

اصطلاحی تعریف:

"عیسائیت کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات اور ان کی تعلیمات پر ہے، اور عیسائی ان کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔"(34)

عیسائیت ایک الہامی مذہب ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں، اور ان کی قربانی کے ذریعے انسانیت کے گناہوں کی معافی ممکن ہوئی۔ عیسائیت میں نجات کا انحصار حضرت عیسیٰ پر ایمان لانے اور ان کی تعلیمات پر عمل کرنے پر ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے، جس کے پیروکار دنیا کے مختلف حصوں میں موجود ہیں۔ عیسائیت کی تاریخ میں مختلف اصلاحی تحریکوں اور فرقوں نے اس کی تشریح میں گہرے اثرات ڈالے ہیں۔

عقیدہ عیسائیت کے اہم اجزاء

1. **ایمان:**

عیسائیت کا بنیادی عقیدہ تثلیث (Trinity) ہے، جس میں خدا کو تین اقانیم (باپ، بیٹا، روح القدس) میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ عقیدہ نیکینی کونسل (325 عیسوی) میں باضابطہ طور پر تسلیم کیا گیا تھا(35)۔ قرآن مجید میں بھی تثلیث کا ذکر آیا ہے: "لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ" (36)

بے شک وہ کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے ایک ہے،

2. کتاب مقدس: بائبل، جو عہد عتیق (Old Testament): یہودی صحیفوں پر مبنی ہے۔ اور عہد جدید (New Testament): حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے شاگردوں کی تعلیمات پر مشتمل ہے۔
3. مذہبی شعائر: عبادت، دعا، بپتسمہ (Baptism)، اور عشائے ربانی (Holy Communion)۔
4. نجات: عیسائیت میں نجات کا انحصار حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے اور ان کی قربانی کو تسلیم کرنے پر ہے۔

عیسائیوں کے مشہور گروہ/فرقے

عیسائیت کے مختلف فرقے اور گروہ ہیں جو مختلف عقائد، عبادات اور روایات پر عمل کرتے ہیں۔ تاہم ان میں ایک بنیادی مشترکہ عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی حیثیت اور ان کے کاموں کا تقدس ہے۔

ان کی بنیادی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1. کیتھولک عیسائیت

یہ عیسائیت کا سب سے بڑا فرقہ ہے جس کے پیروکاروں کی تعداد دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے۔ اس فرقے کا عقیدہ ہے کہ پاپائے روم (پوپ) کو مذہبی رہنمائی دینے کا حق اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے۔

اہم عقائد:

- تین کا عقیدہ (Father, Son, Holy Spirit)
- حضرت عیسیٰ کا صلیب پر مرنا اور پھر جی اٹھنا
- پاکیزہ مریم (Mother Mary) کا تقدس
- توبہ اور معافی کے اہمیت

مقدس کتاب: بائبل، جس میں عہد عتیق اور عہد جدید شامل ہیں۔

2. پروٹسٹنٹ عیسائیت

عیسائیت کے اس فرقے کی بنیاد 16 ویں صدی میں مارٹن لوتھر کی تحریک کے بعد رکھی گئی تھی، جس کا مقصد کیتھولک کلیسیا کے بعض عقائد اور روایات کی اصلاح تھا۔

اہم عقائد:

- نجات کا عمل ایمان پر مبنی ہے، نہ کہ عمل پر۔
- بائبل کو مکمل اور حتمی رہنمائی سمجھنا۔
- کسی شخص کو معافی دینے یا پاپائے روم کی حیثیت کو تسلیم نہ کرنا۔

مقدس کتاب: بائبل (عہد جدید اور عہد عتیق)۔

3. آرتھوڈوکس عیسائیت

آرتھوڈوکس عیسائیت کی بنیاد 11 ویں صدی میں کیتھولک اور آرتھوڈوکس کلیسیا کے درمیان اختلافات کی وجہ سے رکھی گئی تھی۔ اس فرقے کا عقیدہ ہے کہ کلیسیا کے اندر یونانی اور مشرقی رسوم کی پیروی کی جائے۔

اہم عقائد:

- تین کا عقیدہ
- حضرت عیسیٰ کی آسمان پر عروج اور دوسری آمد پر ایمان

- آر تھوڈوکس کلیسیا کی اہمیت اور روایات

مقدس کتاب: بائبل (عہد عتیق اور عہد جدید)۔

4. مورمن عیسائیت (The Church of Jesus Christ of Latter-day Saints)

مورمن عیسائیت 19ویں صدی میں امریکہ میں جوزف سمتھ کی قیادت میں شروع ہوئی تھی۔ اس فرقے کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے علاوہ بھی بعض دوسرے نبی آئے جنہوں نے نئی وحی پیش کی۔

اہم عقائد:

- مزید کتابیں جیسے "کتاب مورمن" جو بائبل کے ساتھ اہمیت رکھتی ہے۔
- نیا عہدہ اور پیغمبروں کا تسلسل۔
- انسان کی خدائی بننے کی صلاحیت۔

مقدس کتاب: کتاب مورمن، بائبل۔

5. ہولی نیس (Holiness Movement)

یہ فرقہ عیسائیت کی ایک روحانی تحریک ہے جس کا آغاز 19 ویں صدی میں ہوا۔ اس کا مقصد عیسائیوں کو اپنی روحانی زندگی کو پاکیزہ بنانے کی ترغیب دینا تھا۔

اہم عقائد:

- پاکیزہ زندگی گزارنا، جو کہ گناہوں سے بچنے کی کوشش ہے۔
- روح القدس کی رہنمائی۔
- دنیاوی لذتوں سے پرہیز۔

6. قائلین بپتسمہ (Baptists)

یہ فرقہ عیسائیت کا ایک اہم گروہ ہے جو بپتسمہ دینے کے عمل پر زور دیتا ہے، خاص طور پر بالغوں کا بپتسمہ۔ بپتسمہ عیسائیت میں ایک مرکزی عبادت ہے جو فرد کو روحانی طور پر پاکیزہ کرنے اور عیسائی برادری میں شامل کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔ یہ ایک علامتی عمل ہے جس میں پانی سے فرد کو صاف کیا جاتا ہے، جو اس کی گناہوں سے معافی اور نئے عہد کا آغاز سمجھا جاتا ہے۔ بپتسمہ عیسائی ایمان میں نئے زندگی کے آغاز کی علامت ہے اور اس کے ذریعے فرد خدا کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار کرتا ہے۔(37)

اہم عقائد:

- بپتسمہ کی اہمیت (بپتسمہ صرف بالغ افراد کو دیا جاتا ہے)۔
- کلیسیا کی آزادی اور خود مختاری۔
- نجات کی بنیاد ایمان پر ہے۔

مقدس کتاب: بائبل۔

7. یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ (United Church of Christ)

یہ فرقہ پروٹسٹنٹ عیسائیت کا ایک گروہ ہے جو ایک عظیم اجتماع کی حیثیت رکھتا ہے، جس میں مختلف پروٹسٹنٹ فرقے شامل ہیں۔

اہم عقائد:

- آفاقی محبت اور ایمان کی بنیاد۔
- خدائی حکمت اور انسانیت کے ساتھ تعلق۔

8. پینگن عیسائیت (Pentecostalism)

پینگن عیسائیت عیسائیوں کی ایک مسیحی تحریک ہے جس میں روح القدس کے ساتھ براہ راست رابطے پر زور دیا جاتا ہے، اور زبانوں میں بولنے (speaking in tongues) جیسے تجربات پر ایمان ہے۔

اہم عقائد:

- روح القدس کا تجربہ، شفا پانے کی طاقت، اور معجزات۔
- خدا کی موجودگی کا تجربہ۔

عیسائیت اور اسلام کا تقابلی جائزہ:

عیسائیت	اسلام
الہامی	الہامی
تثلیث (پدر، بیٹا، اور روح القدس) کا عقیدہ	توحید کا عقیدہ
مساوات کے باوجود بعض فرقوں میں طبقاتی فرق کے قائل ہیں	مساوات

نسلی تعصب	رنگ، نسل، قومیت کی کوئی قید نہیں
بعض فرقوں میں عورت کا استحصال	عورت کو احترام اور حقوق حاصل ہیں
بعض فرقے مفاد پرستی کی طرف مائل	مقصود صرف اللہ کی رضا
انسانی نظریاتی نظام کی جکڑ	صرف اللہ کی اطاعت ہر قید سے آزادی

عیسائیت اور اسلام کے تقابلی جائزے کے حوالے سے قرآن سے کچھ مثالیں درج ذیل ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور جس کو یہ پہنچے، اسے خبردار کر دوں۔"(38)

"کہہ دیجیے: وہ اللہ ہے، یکتا۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔"(39)

"مسیح ابن مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ ایک رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔"(40)

"اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔"(41)

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔"(42)

"اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔"(43)

"پس جس کو آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، وہ کامیاب ہو گیا، اور دنیا کی زندگی تو صرف فریب کا سامان ہے۔"(44)

"پس جو شخص ذرہ بھر اچھا عمل کرے گا وہ اسے دیکھے گا، اور جو شخص ذرہ بھر برا عمل کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔"(45)

3- یہودیت

لغوی معنی:

یہودیت کا لفظ "یہودا" سے نکلا ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام تھا۔ بعد میں یہ لفظ بنی اسرائیل کے مذہب کے لیے استعمال ہونے لگا۔(46)

اصطلاحی تعریف:

یہودیت ایک ایسا نظامِ عقائد و عبادات ہے جو ایک خدا (یہوہ) پر ایمان، تورات کی تعلیمات، اور مخصوص رسومات پر مبنی ہے۔(47)

یہودیت ایک الہامی مذہب ہے جو دنیا کے قدیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے۔ یہ مذہب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی تعلیمات پر مبنی ہے اور تورات کو بنیادی کتاب کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ یہودیت کا تعلق

بنی اسرائیل یا یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہے، اس لیے اسے بنی اسرائیل کا دین بھی کہا جاتا ہے۔ یہودیت میں مذہب اور قوم ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہودی اپنی نسل اور مذہب کو الگ رکھنا چاہتے ہیں۔ یہودی سماج میں پادری (کوہن)، عام افراد، اور خادمین کے طبقات موجود ہیں۔

یہودیت کے بنیادی عقائد:

1-**توحید** : یہودیت میں خدا کو یہوہ کہا جاتا ہے، جو واحد، لافانی اور ناقابل تقسیم ہے۔

2-**نبوت**: یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سب سے عظیم نبی مانتے ہیں۔

3-**کتب مقدسہ**: تورات، زبور اور دیگر صحائف کو اہمیت دی جاتی ہے۔

4 -**آخرت کا تصور**: آخرت کا نظریہ کمزور ہے، لیکن نیک اعمال کے بدلے جنت اور گناہوں کی سزا کا ذکر ملتا ہے۔

5-**چنیدہ قوم**: یہودی اپنے آپ کو خدا کی چنیدہ قوم سمجھتے ہیں۔

یہودیت کے اہم فرقے:

1-فریسی:(Pharisees) یہ فرقہ شریعت کی سخت پیروی اور زبانی روایات کو اہم سمجھتا ہے۔

2-صدوقی:(Sadducees) یہ تورات کے علاوہ کسی اور کتاب یا زبانی روایات کو تسلیم نہیں کرتے۔

3-ربیائی یہودیت: موجودہ دور کی یہودیت جس میں ربّیوں کا کردار اہم ہے۔

4-کبّالا: یہ یہودیت کا صوفیانہ یا روحانی پہلو ہے۔

کتب مقدسہ:

1-تورات: یہ یہودیت کی بنیادی کتاب ہے، جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا گیا۔

2-زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب۔

3-تلمود: یہ زبانی تعلیمات کا مجموعہ ہے جو شریعت کی تشریح کرتی ہے۔

اصلاحی تحریکیں:

1-ریفارم یہودیت: جدید دور میں روایتی تعلیمات کو بدلنے کی کوشش کی۔

2-آرتھوڈوکس یہودیت: روایتی تعلیمات کی سختی سے پابندی۔

3-کنزرویٹو یہودیت: جدیدیت اور روایت کا امتزاج۔

یہودیت میں عیسائیت کا مقام

یہودیت میں عیسائیت کا مقام تاریخی، دینی، اور ثقافتی طور پر پیچیدہ اور تنقیدی ہے۔ یہودیت اور عیسائیت کا تعلق ایک ہی الہامی سلسلے سے ہے، کیونکہ عیسائیت کا آغاز یہودیت سے ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (یسوع مسیح) یہودیوں میں سے تھے۔ تاہم، یہودیت عیسائیت کو الہامی یا مستقل مذہب کے طور پر تسلیم نہیں کرتی اور اس پر کئی اعتراضات کرتی ہے۔ جیسے:

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دعویٰ نبوت اور معجزات کو بہت سے یہودیوں نے تسلیم نہیں کیا اور انہیں جھٹلایا۔[48]
- ان کے دعوے یہودیت کے عقائد سے متصادم تھے۔[49]
- یہودی عیسائیت کو ایک "منحرف فرقہ" یا "غیر الہامی مذہب" کے طور پر دیکھتے ہیں۔[50]
- یہودیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم نہیں کرتی۔ ان کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام ایک عام انسان تھے اور ان کے دعوے کو رد کر دیا گیا۔[51]
- یہودی عقیدہ خدا کی وحدانیت (توحید مطلق) پر مبنی ہے، جبکہ عیسائیت کا عقیدہ تثلیث (خدا، بیٹا، روح القدس) یہودیت کے عقائد سے متصادم ہے۔[52]
- یہودیت صرف تورات اور دیگر عبرانی کتب کو مقدس مانتی ہے اور انا جیل کو الہامی کتاب نہیں سمجھتی۔[53]
- عیسائیوں کو "غیر یہودی یا "امتوں" میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہیں یہودی مذہب میں کوئی خاص مقام حاصل نہیں۔[54]
- یہودیوں کے نزدیک مسیحا ایک دنیاوی بادشاہ ہوگا جو بنی اسرائیل کو سیاسی اور مذہبی آزادی دے گا، جبکہ عیسیٰ علیہ السلام نے ایسا کوئی کردار ادا نہیں کیا۔[55]
- تثلیث، کفارہ، اور نجات کے عیسائی نظریات یہودی شریعت سے بالکل مختلف ہیں۔[56]

یہودیت اور اسلام کا تقابلی جائزہ:

یہودیت	اسلام
الہامی	الہامی
خدا کو "یہوہ" کہا جاتا ہے، خدا کو بنی اسرائیل کا مخصوص	توحید کا عقیدہ

معبود سمجھا جاتا ہے جو صرف ان کی حفاظت اور رہنمائی کرتا ہے۔	
بنی اسرائیل چنیدہ اور برتر ہیں	مساوات
شریعت صرف بنی اسرائیل کے لیے مخصوص ہے	شریعت تمام انسانوں کے لئے
آخرت پر کمزور ایمان	آخرت پر کامل ایمان
رسول کو صرف بنی اسرائیل تک محدود سمجھتے ہیں	اسلام میں نبوت کو اللہ کے احکامات پہنچانے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے
مفاد پرستی	مقصود صرف اللہ کی رضا
بنی اسرائیل سے منسلک ہونا نجات کم ذریعہ ہے	اسلام میں نجات کا انحصار ایمان اور اعمالِ صالح پر ہے

یہودیت اور اسلام کے تقابلی جائزے کے حوالے سے قرآن سے کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"کہہ دیجیے! وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا"(57)۔

"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں"(58)۔

"بے شک ہم نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے"(59)۔

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا"(60)۔

"اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، وہی جنت والے ہیں"(61)۔

"جو شخص آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، وہی کامیاب ہے"(62)۔

5-جامع دستور حیات

جامع دستورِ حیات سے مراد ایک ایسا مکمل اور جامع نظام زندگی ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں اور شعبوں کے لیے واضح رہنمائی فراہم کرے۔ یہ نظام نہ صرف عقائد و عبادات بلکہ اخلاقیات، معاشرت، معیشت، سیاست، اور قانون جیسے شعبوں میں بھی انسان کی مکمل رہنمائی کرے، اور اسے انفرادی واجتماعی سطح پر کامیاب زندگی گزارنے کا راستہ دکھائے۔

جامع دستورِ حیات کی خصوصیات

1. عقائد میں رہنمائی: جامع دستورِ حیات انسان کو خالق کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے اصول بتاتا ہے اور کائنات میں اس کے مقام کی وضاحت کرتا ہے۔
2. عبادات میں رہنمائی: یہ نظام عبادات کے ذریعے انسان کو روحانی تربیت فراہم کرتا ہے اور خالق کی بندگی کا عملی اظہار سکھاتا ہے۔
3. اخلاقیات میں رہنمائی: اخلاقی اصولوں کی وضاحت کرتا ہے تاکہ انسان ذاتی اور اجتماعی زندگی میں اچھائی کو اپنائے اور برائی سے بچے۔
4. معاشرتی زندگی میں رہنمائی: جامع دستورِ حیات معاشرتی اصول بتاتا ہے، جیسے کہ حقوق العباد، ازدواجی تعلقات، اور خاندان کی اہمیت۔
5. معیشت میں رہنمائی: یہ نظام معاشی اصول فراہم کرتا ہے، جیسے حلال و حرام کا فرق، زکوٰۃ کی اہمیت، اور سود کی ممانعت۔
6. سیاسی نظام میں رہنمائی: یہ عدل وانصاف پر مبنی سیاسی نظام کی تشکیل کرتا ہے، جہاں حکمران عوام کے خادم ہوں اور قانون کے مطابق فیصلے کریں۔
7. قانون وانصاف میں رہنمائی: یہ نظام انسانی زندگی میں عدل وانصاف کے اصول قائم کرتا ہے تاکہ ظلم اور ناانصافی کا خاتمہ ہو۔
8. روحانی ضروریات کی تکمیل: یہ انسان کے روحانی سکون اور اللہ سے تعلق قائم رکھنے کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔

جامع دستورِ حیات کا مطلب ایک ایسا کامل اور مکمل نظام ہے جو انسان کی انفرادی، اجتماعی، روحانی، اخلاقی، اور دنیاوی ضروریات کو پورا کرے۔ اسلام کی جامعیت، عدل، اور فطرت کے مطابق اصولوں کی بنیاد پر یہ کہنا درست ہے کہ اسلام ہی حقیقی جامع دستورِ حیات ہے۔

خلاصہ بحث

مذاہب عالم کے تقابلی مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر مذہب انسان کی فطری، روحانی، اخلاقی اور سماجی ضروریات کو پورا کرنے کے مختلف دعوے کرتا ہے۔ ہندومت، عیسائیت، اور یہودیت کے ساتھ اسلام کا تقابل کرتے ہوئے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مکمل اور جامع دین ہے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس میں روحانیت، اخلاق، معاشرت، معیشت، سیاست، اور قانون کے تمام اصول انسان کی فطرت اور

ضرورتوں کے مطابق فراہم کیے گئے ہیں، جو کہ کسی بھی انسان کی کامیاب اور بامقصد زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ اس کے مقابلے میں دیگر مذاہب میں بعض اصول کمزور ہیں یا وہ انسان کی مکمل رہنمائی فراہم کرنے میں ناکام ہیں۔ جبکہ اسلام اپنے احکامات، قوانین، اور اصولوں کے ذریعے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ اس کی جامعیت اور عالمگیریت کا ثبوت یہ ہے کہ:

1. زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

2. انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔

3. ہر نسل، قوم، اور زمانے کے لیے قابل قبول ہے۔

4. دنیا و آخرت میں کامیابی کا ضامن ہے۔

اس تقابلی جائزے اور دلائل کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام ہی حقیقی اور عالمگیر دستور حیات کے طور پر اپنانا انسان کی فلاح کا ضامن ہے۔

سفارشات:

1. مذہب سے دوری اور روحانیت کی کمی کا سد باب:

- تعلیمی نصاب میں مذہب کی اہمیت کو اجاگر کرنا: جدید تعلیم میں دین کی اہمیت کو شامل کرنا اور بچوں اور نوجوانوں کو مذہبی تعلیمات فراہم کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنی روحانیت اور اخلاقی اقدار کو مضبوط کریں۔
- قرآن و سنت کی تعلیمات پر مبنی نصاب: دینی تعلیمات کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے بچوں کو قرآن اور حدیث سے روشناس کرانا تاکہ وہ اپنی فطری شناخت کو سمجھیں اور دین کی حقیقت کو جان سکیں۔
- علماء اور مذہبی رہنماؤں کا کردار: علماء کو معاشرتی مسائل اور فتنوں کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا اور انھیں ایسے بیانات دینے کی ترغیب دینا جو انسانوں کے دلوں میں دین کے لیے محبت اور احترام پیدا کریں۔
- محاضرات اور سیمینارز کا انعقاد: نوجوانوں کے لیے پروگرامز، محاضرات اور سیمینارز کا انعقاد جہاں دین اسلام کے حقائق، اس کے اخلاقی اصول اور معاشرتی فوائد کو واضح کیا جائے۔

2. دنیاوی ترقی میں مذہب کو رکاوٹ نہ سمجھنا:

- دین اور دنیا کے مابین توازن قائم کرنا: دین اسلام کی تعلیمات میں دنیاوی ترقی اور آخرت کی فلاح دونوں کو یکساں اہمیت دی گئی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ دنیاوی ترقی اور مذہب کے درمیان توازن قائم کیا جائے۔

- دینی تعلیمات میں معاشی اور سائنسی ترقی کی اہمیت کو اجاگر کرنا: قرآن اور حدیث میں جہاں دین کی رہنمائی فراہم کی گئی ہے، وہاں دنیاوی ترقی جیسے معاشی انصاف، سائنس، ٹیکنالوجی اور معاشرتی فلاح کی اہمیت بھی واضح کی گئی ہے۔
- مسلمانوں کا فلاحی کاموں میں حصہ بڑھانا: مسلمان دنیا میں بہترین معیشت، صحت، تعلیم اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے قرآن و سنت کے اصولوں کی پیروی کریں تاکہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی کامیاب ہوں۔

3. تمام مذاہب کو ایک سمجھنا اور فرقوں کی ترویج سے بچنا:

- مذاہب کی حقیقت کو واضح کرنا: اسلام کی تعلیمات کے مطابق، تمام مذاہب ایک ہی مقصد کے تحت بھیجے گئے ہیں یعنی اللہ کی عبادت اور انسانوں کے درمیان عدل و انصاف قائم کرنا۔ اس حقیقت کو لوگوں تک پہنچانا ضروری ہے کہ اسلام ہی اللہ کا آخری اور مکمل دین ہے۔
- مذاہب کے تقابلی جائزے کے پروگرامز: مسلمانوں کو دیگر مذاہب کے بنیادی عقائد اور اسلام کے عقائد کا تقابلی جائزہ فراہم کیا جائے تاکہ وہ کسی بھی قسم کی مغالطہ پر مبنی نظریات کا شکار نہ ہوں۔
- اسلامی تعلیمات میں رواداری اور برداشت کی اہمیت: اسلام میں رواداری اور برداشت کی اہمیت پر زور دینا چاہیے تاکہ مسلمان اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ باہمی احترام کی بنیاد پر معاشرتی تعلقات قائم کریں۔
- مذہبی ہم آہنگی کے پروگرامز: مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان رواداری اور برداشت کو فروغ دینے کے لیے مشترکہ اجتماعات اور بحث و مباحثہ کے پروگرامز کا انعقاد کیا جائے۔

4. مذہب کو چھوڑ کر صرف انسانیت کے اصول پر نظام قائم کرنا:

- انسانی اقدار اور اخلاقی تعلیمات کی اہمیت: انسانیت کے اصولوں کو مذہبی تعلیمات سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ دین اسلام ہی وہ جامع نظامِ حیات فراہم کرتا ہے جس میں انسانیت کے تمام پہلوؤں کا تحفظ کیا گیا ہے۔
- دینی اخلاقی تعلیمات کی ترویج: انسانیت کے اصول جیسے صدق، امانت، عدل، اور انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کو قرآن و سنت کی تعلیمات کے ذریعے واضح کیا جائے تاکہ لوگوں کو یہ احساس ہو کہ اخلاقی اصول دین کا حصہ ہیں۔

- مذہب اور انسانیت کے مابین تعلق کو اجاگر کرنا: مذہب کو صرف عبادات تک محدود نہ سمجھا جائے، بلکہ اسے انسانوں کے حقوق، عزت اور فلاح کے لیے ایک ضابطہ اخلاق کے طور پر پیش کیا جائے۔
- فلاحی اقدامات میں مذہب کی رہنمائی: فلاحی منصوبوں اور پروگرامز میں قرآن کی تعلیمات کی روشنی میں انسانیت کے حقوق کی ترویج کی جائے تاکہ یہ بات واضح ہو سکے کہ اسلام ہی انسانوں کی فلاح کا حقیقی ضامن ہے۔

5. میڈیا اور سوشل میڈیا کا مثبت استعمال:

- مذہبی تعلیمات کی ترویج: سوشل میڈیا، ٹیلی ویژن اور دیگر میڈیا کے ذریعے اسلام کی حقیقی تعلیمات اور فلاحی منصوبوں کی کامیاب مثالیں دکھائی جائیں تاکہ عوام میں درست معلومات اور مثبت اثرات پھیل سکیں۔
- مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کے پیغامات: میڈیا کے ذریعے مذاہب کے درمیان ہم آہنگی اور رواداری کے پیغامات کو پھیلایا جائے تاکہ لوگوں کے ذہنوں میں درست تصورات ابھریں اور وہ کسی بھی قسم کی فرقہ واریت سے بچیں۔

حوالہ جات

1- القرآن:3: 19

2- غلام رسول چیمہ، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، لاہور: چوہدری غلام رسول اینڈ سنز پبلشر، ص:47

3--سر ایڈورڈ برنیٹ ٹائلر (2 اکتوبر 1832 – 2 جنوری 1917) ایک انگریز ماہر بشریات اور علم بشریات کے پروفیسر تھے۔ (ویکیپیڈیا

4-ولیم جیمز (11 جنوری 1842 – 26 اگست 1910) ایک امریکی فلسفی، ماہر نفسیات، اور امریکہ میں نفسیات کا کورس پڑھانے والے پہلے معلم تھے۔ جیمز کو 19ویں صدی کے اواخر کا ایک اہم مفکر، امریکہ کے سب سے بااثر فلسفیوں میں سے ایک، اور "امریکی نفسیات کے بانی" کے طور پر جانا جاتا ہے۔ (ویکیپیڈیا)

5- ایمل ڈرکھائم (15 اپریل 1858 – 15 نومبر 1917) ایک فرانسیسی ماہر عمرانیات تھے۔ (ویکیپیڈیا)

6- غلام رسول چیمہ، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، ص:48

7-سر ایڈورڈ برنیٹ ٹائلر، Primitive Culture، لندن: جان موری، 1871

8-میکس ملر، The Natural Religion، لندن: لانگ مین، گرین، اینڈ کمپنی، 1882

9-ایمل ڈرک ہائم، The Elementary Forms of Religious Life، لندن: جارج ایلن اینڈ ان ون، 1912

10- القرآن:30: 30

11- القرآن:51: 56

12-امام مسلم، صحیح مسلم، باب: باب فِطْرَةِ النَّاسِ وَمَا يُحْدِثُهُ الوَالِدَانِ مِنْ بَعْدِهِمَا، رقم:150

13- القرآن:13: 28

14- القرآن:20: 82

15- القرآن:33: 21

16- القرآن:9: 119

17- القرآن:5: 8

18- القرآن:3: 134

19- القرآن:4: 58

20- القرآن:5: 2

21- القرآن: 14: 01

22- القرآن: 22: 73

23- القرآن: 49: 13

24- القرآن: 17: 70

25- القرآن: 7: 194

26- القرآن: 16: 20-21

27- القرآن: 17: 56

28- القرآن: 2: 228

29- القرآن: 6: 162

30- القرآن: 17: 22

31- فیروز اللغات، مولوی فیروز الدین، لاہور: فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، 2006، صفحہ: 895

32- پال جانسن، اے ہسٹری آف کرسچینٹی، لندن: پینگوئن بکس، 1976، صفحہ: 4

33 - القرآن: 9: 30
34 - پروفیسر محمد ادریس، اسلام اور عیسائیت: تقابلی جائزہ، لاہور: مکتبہ قدوسیہ، 2007، صفحہ: 12
35 - فلپ شاف، "The Nicene Creed: A Guide to the Faith of Christianity", گرینڈ ریپڈز، مشیگن: بیکر بک ہاؤس, 1983, صفحہ: 22
36 - پروفیسر محمد ادریس، اسلام اور عیسائیت: تقابلی جائزہ، لاہور: مکتبہ قدوسیہ، 2007، صفحہ: 12
37- ہسٹن اسمتھ، Christianity: A Brief Introduction، نیویارک: ہارپرون، 1991، صفحہ: 35-
38 - القرآن: 6: 19
39 - القرآن: 112: 1-4
40 - القرآن: 5: 75
41 - القرآن: 49: 13
42 - القرآن: 4: 1
43 - القرآن: 4: 19
44 - القرآن: 3: 185
45 - القرآن: 99: 7-8
46 - پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالرؤوف، تاریخ ادیان، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 1998، صفحہ: 45-
47- پروفیسر خورشید احمد، یہودیت: ایک مطالعہ، لاہور: ادارہ معارف اسلامی، 2002، صفحہ: 45-50
48- پال جانسن، A History of the Jews، لندن: وائیڈن فیلڈ اینڈ نکلسن، 1987، صفحہ: 123-125
49- ایمی جِل لیوائن، مارک زوی بریٹ لر، The Jewish Annotated New Testament، نیویارک: آکسفرڈ یونیورسٹی پریس، صفحہ: 25-30
50- مائیکل ایل براؤن، Judaism and Christianity: The Differences، نیویارک: بیکر بکس، 2013، صفحہ: 45-50
51- ڈیوڈ کلنگ ہوفر، Why the Jews Rejected Jesus، نیویارک: ڈبل ڈے ریلیجن, 2005، صفحہ: 70-75

52- لوئس جیکبز، The Jewish Religion: A Companion، نیو یارک: آکسفرڈ یونیورسٹی پریس، صفحہ: 89-92

53- لوئس جیکبز، Jewish Theology: A Historical and Systematic Survey، نیو یارک: بہرمن ہاؤس، 1973، صفحہ:150-155

54- ڈینیئل بویرن، The Jewish Gospels: The Story of the Jewish Christ، نیو یارک: دی نیو پریس، 2012، صفحہ:115-118

55- گرشوم شولم، Messianism in Jewish History، نیو یارک: شاکن بکس, 1971، صفحہ:210-215

56- ٹکوا فرائمر-کینسکی، ڈیوڈ نوواک، Christianity in Jewish Terms، بولڈر، کولوراڈو: ویسٹ ویو پریس، 2000 ، صفحہ: 195-200

57 - القرآن: 112: 1-3

58 - القرآن: 33: 40

59 - القرآن: 15: 9

60 - القرآن: 49: 13

61 - القرآن: 2: 82

62 - القرآن: 3: 185

مصادر و مراجع

1. قرآن کریم
2. کتب احادیث
3. مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات، لاہور: فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، 2006،
4. پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالرؤوف، تاریخ ادیان، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 1998،
5. غلام رسول چیمہ، مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، لاہور: چوہدری غلام رسول اینڈ سنز پبلشر،
6. پروفیسر محمد ادریس، اسلام اور عیسائیت: تقابلی جائزہ، لاہور: مکتبہ قدوسیہ، 2007،

7 مولانا ابوالحسن علی ندوی، اسلام اور دیگر مذاہب، مولانا سرفراز خان صفدر، لاہور، نیشنل بک فاؤنڈیشن، 1984

8 سید سلیمان ندوی، اسلام کا نظامِ زندگی، ڈاکٹر محمد عثمانی، لاہور، دارالسلام، 1991

9 مولانا ابوالحسن علی ندوی، مذہب و مذاہب، مولانا سرفراز خان صفدر، لاہور، نیشنل بک فاؤنڈیشن، 1991

10